شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

محمد منشاء کاشف سپرا

اسلامی دنیا کا افلاک جن روشن ستاروں سے تابناک ہے اس کا سب سے درخشندہ ستارا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنکی تابناک کرنیں قیامت تک اس دنیا کو روشن اور منور رکھیں گی رازدارِ نبوت، پاسبان رسالت اور امین دین وایمان صرف ذاتی حد تک ہی تاجدارِ نبوت ﷺ کے جاں نثار نہیں تھے بلکہ ان کے پورے خاندان کو یہ شرف حاصل ہوا۔

دل کی صفائی اور باطنی طہارت کا یہ عالم تھا کہ ان کی چشم بصیرت نے اعلان سے پہلے ہی نورِ نبوت ﷺ کا مشاہدہ کرلیا تھا جب رسول مقبول ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا اور اپنی نبوت کا اظہار کیا تو بغیر کسی تردد اور حجاب کے انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور آپ ﷺ پر ایمان لے آئے اور فرمانے لگے کہ میں آپ کے انتظار میں تھا کہ کب آپ نبوت اور رسالت کا اعلان کرتے ہیں کیونکہ میں نے پوری طرح سے اندازہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ہم میں بھی کبھی کوئی نبی آیا تو آپ کے اندر وہ تمام اوصاف موجود ہیں۔

ھجرت:

ہجرت کے موقع پر بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھانپ لیا تھا کہ اب ہجرت کی نوبت آئے گی اور اسی مقصد کے لئے دو اونٹ تیار کر رکھے تھے کہ جب بھی ہجرت کی نوبت آئے گی ان کو اللہ کی راہ میں استعمال کیا جائے گا چنانچہ جسوقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ہجرت کی اجازت دی تو آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کا حکم فرمادیا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ کے ساتھ کون ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق حکم دیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ ہونگے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشی سے باغ باغ ہوگئے اور کہا اے اللہ کے رسول میں نے پہلے سے ہی دو اونٹوں کا انتظام کر رکھا ہے۔

صحابہ کرامؓ میں سے سب سے افضل خلفائے راشدین ہیں اور خلفائے راشدین میں سے سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ کنیت ابوبکر اور صدیق اور عتیق لقب تھا۔ آپکے والد کا نام عثمان تھا اور ان کی کنیت ابوقحافہ تھی۔ آپ کی والدہ کا نام سلمٰی اور کنیت ام الخیر تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسبت چھٹی پشت میں آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ سے تقریباً سوا دو سال چھوٹے ہیں اور واقعہ فیل کے دو سال چار ماہ بعد مکہ میں تولد ہوئے۔

ابتدائی زمانہ میں حضور ﷺ سے دوستانہ تعلقات تھے خلوت وجلوت میں آپ کو دیکھا اور آپ سے بے حد متاثر تھے یہ اکیلے صحابیؓ ہیں جنکے والدین اولاد اور پوتوں نے شرف صحابیت حاصل کیا۔

اسلام لانے کے بعد آپ ﷺ پر اس طرح فریفتہ تھے کہ تاریخ میں اسکی مثال نہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے یعنی میری صحبت میں خدمت میں اپنا وقت اور میری رضا مندی وخوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں'' (بخاری)

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے اس لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں (مسلم)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا مسجد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کے سوا اور کوئی دروازہ باقی نہ رہے (بخاری ومسلم)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول اگر میں آپکے پاس آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں یعنی وہ آپ ﷺ کی وفات کا خیال کر رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا

"فان لم تجدینی فاتی ابابکر"

اگر تو مجھ کو نہ پائے (یعنی میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا پہنچوں) تو تم ابوبکر صدیقؓ کے پاس چلی جانا۔

تشریح:

عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی قوم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں اور ان کی

امامت ان کے علاوہ اور کوئی کرائے (ترمذی)

حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے پوری طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ بلا فصل ہیں۔

"عن ابن عمر عن رسول الله قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض" (ترمذی)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تم میرے یار غار ہو (یعنی غار ثور کے ساتھی) اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہونگے۔ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں۔

ابوبکر سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول الله ﷺ (ترمذی)

کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے یوں بھی ارشاد فرمایا کہ انبیاء کے علاوہ سورج نہ کبھی طلوع ہوا ہے اور نہ غروب ہوا ہے ابوبکر صدیق کے علاوہ کسی اور شخص پر جو سب سے افضل ہو۔

محمد بن حنفیہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ حضرت علیؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے انہوں نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ میں نے کہا ان کے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ میں نے اس اس ڈر سے کہ اب کہیں آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے لیں کہا اور اسکے بعد آپ؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں (بخاری)

حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کی جنگ میں روانہ کیا۔ پھر جب میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ حضور ﷺ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب شخص کون ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ، پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں آپ نے فرمایا اس کا باپ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کی اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا عمر پھر آپ نے چند آدمیوں کے نام کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ مجھے کہیں حضور سب سے آخر میں نہ کر دیں (متفق علیہ)

حضرت عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت نے صدقہ کے متعلق اعلان فرمایا میرا خیال تھا کہ آج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا۔ میں اپنے مال کا آدھا حصہ لے آیا آپ ﷺ نے پوچھا عمر گھر کیا چھوڑ آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آدھا مال گھر والوں کیلئے چھوڑ آیا ہوں اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپہنچے وہ اپنا سارا مال لے آئے آپ ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ان کیلئے اللہ اور اسکے رسول کی محبت چھوڑ آیا ہوں۔ شاعر مشرق اقبال نے اسی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

پروانے کو ہے شمع تو بلبل کو پھول بس
صدیق کیلئے اللہ کا رسول بس

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر لے گئے (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) کہ میں آپ کو جنت کا وہ دروازہ دکھلاؤں جہاں سے آپ ﷺ کی امت داخل ہوگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ کاش میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا اور جنت کا دروازہ دیکھ لیتا آپ نے فرمایا

"اما انک یا ابوبکر اول من یدخل الجنة من امتی"

اے ابوبکر تم میری امت سے سب سے پہلے آدمی ہو گے جو کہ جنت میں داخل ہو گے (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے دو وزیر ہوتے ہیں آسمان میں بھی اور زمین میں بھی آسمانوں میں میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین میں میرے وزیر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (ترمذی)

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"ابوبکر و عمر سید اکھول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبین والمرسلین.

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت میں ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار ہونگے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

واقعہ ھجرت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک روز ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہوا آپ زار وقطار رونے لگے فرمانے لگے کاش میری پوری زندگی کے عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رات اور ایک دن کے برابر ہو جائیں فرمایا ان کی ایک رات سے مراد وہ رات ہے جو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ غار ثور میں گذاری تھی جب حضور ﷺ غار کے قریب گئے اور داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ داخل نہ ہوں پہلے میں داخل ہوتا ہوں اگر کوئی چیز ضرر پہنچانے والی ہوگی تو وہ مجھے ضرر پہنچائے گی آپ محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں داخل ہوئے اور اسمیں جھاڑ دیا یعنی اسکو صاف کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے آپ نے اپنی چادر پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا دو سوراخ باقی رہ گئے ان کے بند کرنے کیلئے کوئی چیز نہ تھی اپنے دونوں پاؤں وہاں رکھ دیئے پھر آپ ﷺ سے اندر داخل ہونے کی درخواست کی سرور کائنات حضرت محمد ﷺ اندر داخل ہوئے اور سر مبارک ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں رکھ کر سو گئے جس سوراخ کے منہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اچانک اس سوراخ میں سے کسی زہریلی چیز نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈسنا شروع کر دیا لیکن آپ نے اپنے پاؤں کو حرکت نہ دی تا کہ آپ ﷺ کے آرام میں خلل واقع نہ ہو شدت الم کی وجہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اور حضور اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر آپڑے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا بات ہے

" قال لدغت فداک ابی و امی فتفل رسول الله ﷺ "

عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں مجھے سانپ نے ڈسا ہے آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن انکے پاؤں کے زخم پر لگا دیا درد اس طرح غائب ہوا کہ کبھی درد ہوا ہی نہیں تھا اور یہی زہر آخر میں یعنی اس واقعہ کے عرصہ دراز کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپکی موت کا سبب بنا یعنی اس زہر سے موت واقع ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن کا عمل یہ ہے، جس دن سرور کائنات ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے اور کئی لوگ مرتد ہو گئے انہوں نے کہا کہ ہم زکوۃ ادا نہ کریں گے اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ ایک اونٹ کی رسی کو بھی روکیں گے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا اے نائب رسول ﷺ لوگوں سے الفت وموافقت کرو اور خلق ونرمی سے کام لو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

"اے عمر تم زمانہ جاہلیت میں اتنے شدید تھے اور اب اسلام میں اتنے کمزور ہو؟ یاد رکھو وحی منقطع ہو چکی ہے اور اللہ کا دین کامل ہو گیا ہے اب اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی اور جب تک میں زندہ ہوں ایسا نہیں ہو سکتا (مشکوۃ)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ گھر سے نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے آپکے دائیں اور بائیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور پھر میرے دائیں اور بائیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق ہونگے (مشکوۃ)

حضرت عائشہؓ ایک رات بستر پر لیٹی ہوئی تھیں اور چاند کی روشنی تھی ستارے چمک رہے تھے حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول جتنے آسمان کے ستارے ہیں اتنے بھی کسی کے نیک اعمال ہونگے آپ ﷺ نے فرمایا عمر فاروق کی اتنی نیکیاں ہیں حضرت عائشہؓ نے پوچھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا حال ہے آپ ﷺ نے فرمایا عمرؓ کے تمام عمل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی کے مقابلہ میں ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ کی ایک رات کے عمل عمر کے تمام عملوں کے مقابلہ میں ہیں جو رات انہوں نے غار ثور میں رسول مقبول ﷺ کے ساتھ گذاری تھی (یہ تمام احادیث مبارکہ مشکوۃ باب فضائل ابوبکر وعمر سے لی گئی ہیں)

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ سرور کائنات ﷺ کی امت میں سب سے بہتر اور اعلیٰ اگر کوئی ہیں تو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔

جنت کی بشارت:

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھول دیا دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اس پر ابوبکر نے اللہ کی حمد وثنا کی اور شکریہ ادا کیا پھر ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو آنے والے کو جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا وہ عمر فاروقؓ تھے میں اے انکو رسول اللہ ﷺ کی بشارت سے آگاہ کیا انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو آنے والے شخص کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمانؓ تھے میں نے انکو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اور پھر اللہ سے ان مصائب پر مدد طلب کی۔ (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆